Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۳ محرم سنہ ۱۳۹۴ھ ۱۶ تبلیغ ۱۳۵۳ھش ۱۶ فروری سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۳۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۵ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گھبراہٹ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ آپ نے احبابِ جماعت کو تاکیداً ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ان کے بڑے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کے لئے جو عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں خاص طور پر دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں صحابہؓ کو اعداء کے مقابلہ کیلئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے

سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو تا کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں

"دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا تنعّم پسند اور خورد و نوش کے دلدادہ تھے جو کفار پر غالب تھے؟ نہیں یہ بات تو نہیں پہلی کتابوں میں بھی ان کی نسبت آیا ہے کہ وہ قائم اللیل اور صائم الدہر ہوں گے۔ ان کی راتیں ذکر اور فکر میں گزرتی تھیں۔ اور ان کی زندگی کیسے بسر ہوتی تھی؟ قرآن کریم کی ذیل کی آیہ شریفہ ان کے طریقِ زندگی کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھاتی ہے ومن رّباط الخیل ترھبون بہ عدوّ اللہ وعدوّکم اور یاایھا الّذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا الآیہ اور سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تمہاری تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں۔ اے مومنو! صبر اور مصابرت اور مرابطت کرو۔

رِباط ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو دشمن کی سرحد پر باندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہؓ کو اعداء کے مقابلہ کے لئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے اور اس رِباط کے لفظ سے انہیں پوری اور سچّی تیاری کی طرف متوجّہ کرتا ہے۔ ان کے سپرد دو کام تھے ایک ظاہری دشمنوں کا مقابلہ اور دوسرا روحانی مقابلہ۔ اور رِباط لُغت میں نفس اور انسانی دل کو بھی کہتے ہیں۔ اور یہ ایک لطیف بات ہے کہ گھوڑے وہی کام کرتے ہیں جو سدھائے ہوئے اور تعلیمیافتہ ہوں۔ آجکل گھوڑوں کی تعلیم و تربیت کا اسی انداز پر لحاظ رکھا جاتا ہے اور اسی طرح ان کو سدھایا اور سکھایا جاتا ہے جس طرح بچّوں کو سکولوں میں خاص احتیاط اور اہتمام سے تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر ان کو تعلیم نہ دی جائے اور وہ سدھائے نہ جائیں تو وہ بالکل نکمّے ہوں اور بجائے مفید ہونے کے خوفناک اور مُضر ثابت ہوں۔ یہ اشارہ اِس امر کی طرف بھی ہے کہ انسانوں کے نفوس یعنی رِباط بھی تعلیمیافتہ ہونے چاہئیں اور ان کے قویٰ اور طاقتیں ایسی ہونی چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کی حدود کے نیچے نیچے چلیں کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو وہ اس حرب اور جدال کا کام نہ دے سکیں گے جو انسان اور اس کے خوفناک دشمن یعنی شیطان کے درمیان اندرونی طور پر ہر لحظہ اور ہر آن جاری ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۲)

احبابِ ربوہ کیلئے ضروری اطلاع

خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش (۸ ۔ فروری ۱۹۷۴ء) میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر ماہ کے آخری ہفتہ میں کسی دن نفلی روزہ رکھنے اور اجتماعی دعا کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔

ربوہ کے تمام حلقہ جات میں ہر ماہ مقرر کردہ دن کو اکٹھا روزہ رکھا جایا کرے گا اور بعد نماز مغرب محلہ جات کی مساجد میں ہی دعا ہوا کرے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اِس ماہ کے آخری ہفتہ میں سوموار ۲۵/۲/۷۴ کا دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے نفلی روزہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ صدر صاحبان حلقہ جات تمام احباب کو اسکی اطلاع کرنے کا انتظام فرماویں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

روزنامہ "الفضل" کا مصلح موعود نمبر

کل ۱۷ ار فروری ۱۹۷۴ء کا پرچہ مصلح موعود نمبر ہوگا جس کی قیمت ۴۰ پیسے فی پرچہ ہوگی۔ جملہ ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

---

۲۰ فروری کو مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کی یاد میں جلسے کئے جائیں

تمام جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسبِ سابق ۲۰ فروری کو جماعتیں اپنے اپنے ہاں خاص اہتمام کے ساتھ مصلح موعودؓ کے بارے میں پیشگوئی کے متعلق جلسے منعقد کریں اور انکی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۶ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش

تسبیح و تحمید اور اسکی بنیادی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا بار بار ذکر فرمایا ہے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ کی تسبیح کرتا ہے جیسا کہ فرمایا

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (الجمعہ آیت ۲)

اس اور اس جیسی دوسری آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق اس کے محکم و ابلغ نظام اور اس کے قیام و بقا کے نہایت ہی پُر اسرار و پُر حکمت انصرام کی طرف اشارہ کر کے مومنوں کو اُن کے مقصد پیدائش اور اُس کے حصول کی طرف نہایت ہی لطیف پیرائے میں توجہ دلائی ہے۔

اگر یہ امر واضح ہو جائے کہ کائنات کی ہر شے کے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے سے کیا مراد ہے تو پیدائش انسانی کا مقصد اور اس کے حصول کی راہ از خود واضح ہو جاتی ہے سبح کے ایک معنے ہیں زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا اور اس کے دوسرے معنے ہیں اپنے مفوضہ کام کو کسی قسم کے تساہل کے بغیر پوری مستعدی اور کمال حسن و خوبی سے انجام دینا۔ یوں تو کائنات کا ذرہ ذرہ زبان حال سے اپنے خالق و مالک کی حمد کر رہا ہے۔ لیکن اگر کائنات کے نظام پر غور کیا جائے تو انسان پر یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ اس کائنات کی ہر شے ایک نظام میں بندھی ہوئی ہے اور مقررہ اندازہ کے مطابق حرکت کر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے کے لئے جو کام مقرر کیا ہوا ہے وہ بلا چون و چرا اسے بجا لا رہی ہے۔ کائنات کا کوئی ذرہ بھی نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ قوانین قدرت کے خلاف حرکت کر سکے۔ ذرہ ذرہ اس کے احکام کی کمال درجہ اطاعت میں لگا ہوا ہے اور اپنے مفوضہ فرض کو کمال مستعدی اور حسن و خوبی سے ادا کرنے میں مصروف ہے۔ اس کے حکم سے سرتابی اس کے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔ اپنا اپنا فرض ادا کرنے میں احکام خداوندی کی کامل اطاعت کائنات کے ہر ذرۂ وجود کا ایک بنیادی خاصہ ہے اور یہی اُس کی اصل تسبیح ہے۔ یہی نظام کائنات کی اصل رُوح ہے اور اسی سے یہ محکم و ابلغ نظام (جس کی کنہ اور کیفیت پر پوری طرح حاوی ہونا انسان کی استطاعت سے باہر ہے) قائم و دائم ہے۔

انسان ذی عقل اور ذی شعور مخلوق ہے خالق کائنات کی جب اُسے دیگر اعضاء کے علاوہ دل اور زبان بھی عطا کئے ہیں۔ اور نیکی اور بدی کی تمیز کے ساتھ عمل کی قوت سے بھی نوازا ہے۔ جب وہ کائنات کی تخلیق اس کے محکم و ابلغ نظام اور اس میں جاری و ساری روح اطاعت پر غور کرتا ہے تو وہ پکار اُٹھتا ہے کہ اے خدا تُو نے یہ سارا نظام عبث نہیں بنایا اسی طرح نہ میری اپنی پیدائش بھی بلا مقصد ہے اور وہ مقصد یہی ہے کہ مَیں بھی تیری کامل فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے صحیح معنوں میں تیرا عبد بنوں وہ بے اختیار اپنے رب کی تسبیح اور تحمید میں مصروف ہو جاتا ہے زبانی طور پر بھی، قلبی طور پر بھی اور عملی طور پر بھی۔ ہونا تو ہر انسان کو ایسا ہی چاہیئے لیکن اس کی توفیق صرف سلیم الفطرت انسانوں کو ہی ملتی ہے۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اولوالالباب کی اصطلاح استعمال فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے سلیم الفطرت انسانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(آل عمران آیات ۱۹۱، ۱۹۲)

یعنی آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کیلئے یقیناً کئی نشان موجود ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تُو نے اس عالم کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو ایسے بے مقصد کام کرنے سے پاک ہے۔ پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا اور ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچا لے)

پس آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی تسبیح کر رہا ہے اور اس کا تسبیح کرنا ایسا پُر اثر اور مؤثر ہے کہ جو سلیم الفطرت انسانوں یعنی اولوالالباب کو بھی تسبیح کرنے پر مجبور کر دیتا ہے اور انہیں ان کا مقصد پیدائش (یعنی عبودیت کاملہ) یاد دلا کر اس مقصد کے حصول کی تڑپ سے مالا مال کر دکھاتا ہے۔

اس سے تسبیح کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ اسی کے ایک مومن کو حقیقی تسبیح یعنی اطاعتِ خداوندی اور عبودیت کاملہ کی توفیق ملتی ہے اور اس طرح وہ اپنی پیدائش کے اصل مقصد کو پا کر عند اللہ فائز المرام قرار پاتا ہے اور وہ مقصد جیسا کہ خود خالق ارض و سماء نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے یہی ہے کہ:-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (الذّٰریٰت آیت ۵۷)

اور مَیں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

پیدائش انسانی کا یہ مقصد زبان، دل اور عمل سے اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے الغرض ہر حالت میں ہر لحظہ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے بغیر پورا نہیں ہو سکتا کائناتِ ارضی و سماوی کا ذرہ ذرہ ہر لحظہ اور ہر آن تسبیح و تحمید میں مصروف رہتے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی کامل اطاعت کرتے ہوئے اس حقیقت کی طرف ہماری رہنمائی کر رہا ہے اور یہی مقصد ہے اس ارشادِ خداوندی کا کہ:-

اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

زندگی کی علامت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کی ایک علامت بیان فرمائی ہے۔ اُس علامت کے مفقود ہونے کے نتیجہ میں ایک انسان جیتے جی مُردوں میں جا شامل ہوتا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کی اس خاص علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔ (بخاری کتاب الدعوات)

ذکر الٰہی کرنے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مُردہ ہے۔ مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا انکی مثال علی الترتیب زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔

جب قرآن مجید کی رُو سے کائنات اور نظام کائنات کے قیام اور اسکی بقا نیز ہر ذرہ کائنات کی زندگی کا مدار تسبیح پر ہے تو پھر تسبیح و تحمید یعنی ذکر الٰہی سے غافل انسان اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں زندہ کیسے قرار پا سکتا ہے۔ اُسکا مُردوں میں شامل ہونا ظاہر و باہر ہے اور اسی طرح وہ گھر بھی زندگی سے عاری ہے جو ذکر الٰہی سے خالی ہو۔ پس ذکر الٰہی مومن کی حیات روحانی کی ایک واضح علامت ہے۔ ذکر الٰہی کے بغیر وہ زندوں میں شمار ہو ہی نہیں سکتا۔

ذکرِ الٰہی کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ذکر الٰہی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

یعنی تمہارے جسم کا ہر حصہ نیکی اور صدقہ میں شامل ہو سکتا ہے۔ ہر تسبیح جو انسان کرتا ہے صدقہ ہے۔ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ تکبیر کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ اور چاشت کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا ان سب نیکیوں کے برابر ہے۔

اس حدیث سے ذکر الٰہی کی فضیلت ظاہر و باہر ہے۔ ہر آن ذکر الٰہی میں مشغول رہنا در اصل اپنے آپ کو دارالامان میں داخل کرنے اور بلاؤں سے محفوظ و مامون بنانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ

اَلصَّدَقَةُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ

کی رُو سے جو شخص ہر آن ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہے اُس کا بلاؤں سے محفوظ و مامون ہونا یقینی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شانِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

تقریر مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ برموقعہ جلسہ سالانہ

(۲)

۳ - شانِ مصدّقیت

تیسری عظیم المرتبت شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مصدّقیت ہے۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاتم النبیین کے معنوں کو بیان کرتے ہوئے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم شان کا تذکرہ فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں کہ (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مُہر ہیں) آپ کی مُہر کے بغیر کسی نبی کی نبوت کی تصدیق نہیں ہوسکتی۔ جب (کسی کاغذ پر) مُہر لگ جاتی ہے تو وہ کاغذ سند ہوجاتا ہے۔ اور مصدّقہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مُہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں۔"

(الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

بالفاظِ دیگر اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کی حیثیت سے مصدّق النبیین کی شان بھی عطا کی ہے۔ اس کی تفصیل کے سلسلہ میں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ جیسا کہ لغت کی کتابوں میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ "ت" کی زبر سے خاتَم کے معنے مُہر کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ لغت کی مشہور کتاب تاج العروس میں لکھا ہے:- الخاتم: مَا یُوْضَعُ عَلَی الطِّیْنَۃِ۔ یعنی خاتم کے معنے اُس مُہر کے ہوتے ہیں جو لاکھ یا گیلی مٹی یا کاغذ پر لگائی جاتی ہے۔ یہ معروف معنے ہیں اور خاتَم ان معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ بخاری اور مسلم میں یہ حدیث ہے:-

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلٰی قَیْصَرَ فَقِیْلَ لَہٗ اَنَّ الْعَجَمَ لَا یَقْبَلُوْنَ کِتَابًا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ مَخْتُوْمًا فَاَخَذَ خَاتَمًا وَنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیصر بادشاہ کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کی خدمت میں یہ عرض کی گئی کہ حضور! اہل عجم اُس وقت تک خط کو قبول نہیں کرتے جب تک کہ مُہر سے مصدّق نہ ہو اس پر حضورؐ نے مُہر تیار کروائی اور اس میں محمد رسول اللہ کے الفاظ نقش کروائے۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضورؐ نے خط کو مستند کرنے اور اس کی تصدیق کے لئے مہر تیار کروائی یہاں پر خاتَم کا لفظ مُہر کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور غرض اس کی تصدیق بتائی ہے۔

قرآن مجید میں بھی جہاں کہیں ختم مصدر کے مشتقات استعمال ہوئے ہیں اردو اور فارسی زبان میں اُن کا ترجمہ مہر ہی کیا گیا ہے۔ اور اگر غور کیا جائے تو مہر کی اصل غرض تصدیق اور توثیق ہی ہوتی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خطوط کی تصدیق کے لئے ہی مُہر بنوائی تھی۔ اس صورت میں خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر کے ہونگے اور اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات نبیوں کی خاتم یعنی مہر ہے جس کے ذریعہ نبیوں کی نبوت کی تصدیق کی جاتی ہے۔ اور بغیر آپ کی تصدیق کے نبیوں کی نبوت مصدّق نہیں سمجھی جاتی۔ وہی نبی سچا سمجھا جائیگا جسے خاتم النّبیین کی تصدیق حاصل ہو۔ پس یہ اعزاز اور یہ عظیم شان اللہ تعالیٰ نے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کی کہ آپؐ مصدّق النّبیین ہیں گویا آپ ہی کے ذریعہ انبیاء کی نبوّتوں کی بھی تصدیق ہوتی ہے اور آپ ہی کی تصدیق و توثیق کے ذریعہ مختلف اقوام میں مبعوث ہونے والے انبیاء کو خدا کا فرستادہ تسلیم کیا گیا۔

دنیا کے مختلف علاقوں میں اور مختلف اقوام میں اور مختلف زمانوں میں بہت بڑی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء مبعوث ہوئے۔ اگر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کی تصدیق نہ فرماتے تو ہم کس طرح انکو نبی اور رسول تسلیم کر سکتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے آپ نے قرآن مجید کے ذریعہ یہ اعلان عام فرمایا۔ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ کہ مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے اعلان کریں کہ خدا تعالیٰ کے جملہ فرستادہ خواہ وہ کسی ملک میں کسی قوم میں، کسی زمانہ میں مبعوث کئے گئے ہوں اُس کے برحق رسول ہیں۔ ان میں بلحاظ رسول ہونے کے کسی تفریق کی اجازت نہیں کہ بعض کو تو خدا کا فرستادہ قرار دیا جائے اور بعض کا انکار کر دیا جائے۔ اور یہ اعلان کرکے کہ (۱) وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (سورۃ فاطر) ۲- وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا- (سورۃ نحل) ۳- وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ- (سورۃ رعد) تمام اقوام عالم کے نبیوں اور رسولوں کی عزّت و احترام کو قائم کر دیا۔

ہمارے سید و آقا کی اس تصدیق و توثیق کا واضح الفاظ میں خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ- (سورۃ الصافات) کہ ہمارا یہ رسول خود بھی حق لیکر آیا ہے اور سب مرسلوں کی بھی تصدیق کی ہے اور ان کے راستباز اور خدا کا فرستادہ ہونے پر بھی مہر توثیق ثبت کی۔

حق تو یہ ہے کہ حضور اپنی اِس شانِ مصدّقیت کے باعث تمام انبیاء کے سنبھالنے والے بن گئے اور آپ ہی کے دم سے ان کی تصدیق و توثیق باقی ہے اور آپ پر ایمان لانے والا اور لا الٰہ الّا اللہ محمّد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والا یہ تسلیم کرنے کے لئے خدا کی طرف سے مامور ہوجاتا ہے۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ

یہ ہمارے آقا اور سید صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مصدّقیت کا کیسا شاندار نظارہ ہے ورنہ اقوام عالم تو اپنی قوم کے نبیوں اور رسولوں کے سوا باقی اقوام کے رسولوں اور نبیوں کی تکذیب کرکے انہیں لاشئے محض بنا چکی ہیں۔ دنیا اس حقیقت کا خود مشاہدہ کر رہی ہے کہ ابراہیم کے ماننے والے اس وقت تک ابراہیمی نہیں سمجھے جاتے جب تک کہ وہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی تکذیب و توہین نہیں کر لیتے اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے اس وقت تک اپنے آپ کو عیسائی نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ نبیوں کے سردار اور ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب نہ کریں گویا اب ان مذاہب کے ماننے والوں کی بنیاد تکذیب پر ہے تصدیق پر نہیں۔ انکار پر ہے اقرار پر نہیں، توہین پر ہے توقیر پر نہیں۔ پس تسلیم و اقرار اور تعظیم و توقیر اور ایمان و تصدیق کا نظام اگر سنبھالا ہوا ہے تو صرف اور صرف ہمارے سید و مولیٰ سردارِ دو عالم حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی نے سنبھالا ہوا ہے آپ ہی کی تسلیم عام اور تصدیق عام کی بدولت تمام مذاہب اور ان کے انبیاء اور جملہ ہادیانِ اقوام عالم کی توقیر محفوظ ہے۔ اور ایسا ہونا اس وجہ سے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کے ممتاز مقام سے نوازا تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبیوں کا خاتم اور ان کے لئے مُہر بنایا تھا تا آپ کی مہر تصدیق سے ان کی نبوتوں اور رسالتوں کی تصدیق و توثیق ہو اور ایک دنیا ہمارے آقا خاتم النبیین کی اس شانِ مصدّقیت کا جلوہ اپنی آنکھوں سے دیکھے۔

۴ - شانِ تاثیر

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتَمَ النَّبِیّٖن یعنی نبیوں کی مہر ہونے کی حیثیت سے جہاں آپ کی شانِ مصدّقیت ثابت ہوتی ہے وہاں مُہر کا ایک اور رُخ ہمیں نظر آتا ہے جس کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ممتاز اور نئی شان میں دکھائی دیتے ہیں۔ ہمارا روزمرّہ کا مشاہدہ ہے کہ جب مہر ثبت کی جاتی ہے تو مُہر میں جو نقش کندہ ہوتا ہے وہی نقش جس چیز پر مُہر لگائی جاتی ہے اس میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سید و مولیٰ کو نبیوں کی مُہر بنایا۔ جب یہ مُہر ثبت ہوتی ہے تو اس کے اثر سے کمالاتِ نبوّت منتقش ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس عجیب شان کی نشاندہی کرتے ہوئے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اَور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النّبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اَور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ)

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانیٔ مدرسۃ العلوم دیوبند جو تیرھویں صدی ہجری کے آخر میں گذرے ہیں انہوں نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ جس طرح ظاہری اور مادی مُہر کے اثر سے مُہر کے نقوش پیدا ہو جاتے ہیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ سے کمالات نبوت حاصل ہوتے ہیں چنانچہ مولانا موصوف اپنی کتاب تحذیر الناس میں لکھتے ہیں:

"جیسے خاتَم بفتح تاء کا اثر اور نقش مختوم علیہ پر ہوتا ہے ایسے ہی موصوف بالذات (یعنی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) کا اثر موصوف بالعرض میں ہوگا۔" (صفحہ ۴)

خاتم کے ان معنوں کی رُو سے مولانا محمد قاسم صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو آیت خاتم النبیین کے پیش نظر بالذات قرار دیتے ہوئے باقی تمام انبیاء کی نبوتوں کو بالعرض قرار دیتے اور خاتم النبیین کی حقیقت یہ بتاتے ہیں کہ:-

"اَوروں کی نبوت تو آپ کی نبوت کا فیض ہے پر آپکی نبوت کسی اَور نبی کا فیض نہیں۔" (تحذیر الناس صفحہ ۴)

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس عظمت اور شانِ ارفع کے پیش نظر آئندہ کے متعلق یہ لکھتے ہیں کہ:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔"
(تحذیر الناس ص ۲۸)

علمائے دیوبند میں سے مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ کے علاوہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کو بھی خاتم النبیین کی اس حقیقت اور شان سے انکار نہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"جس طرح روشنی کے تمام مراتب آفتاب پر ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ روح محمدی پر ختم ہو جاتا ہے۔ بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ رتبی اور زمانی ہر لحاظ سے خاتم النبیین ہیں اور جس کو نبوت ملی ہے آپ ہی کی مہر لگ کر ملی ہے۔"
(تفسیر شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی۔ شائع کردہ ادارہ اسلامیات۔ صفحہ ۵۰۵)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ دیوبند کے یہ دونوں مسلّم بزرگ مولانا محمد قاسم صاحب اور مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی خاتم النبیین کے معنوں میں مہر کی طرح کا اثر ان معنوں میں قرار دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے تمام انبیاء کو نبوت ملی۔ اسی طرح اسی تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے مولانا محمد طیب صاحب ناظم دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:۔

"حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا۔"
(آفتاب نبوت صفحہ ۱۰۹ بحوالہ لولاک لائلپور ۱۲ جون ۷۱ء)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ گویا ان علماء نے اس حقیقت کا اعتراف کر لیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بوجہ خاتم النبیین ہونے کے یہ شان ہے کہ آپ اپنے اثر اور فیض سے نبوت کے مقام پر پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس حقیقت کے تسلیم کرنے کے نتیجہ میں آپ کا ایک کامل امتی اور پیرو آپ کی ظلیت میں مقام نبوت پا سکتا ہے اور یہ شرف کسی اور نبی کو حاصل نہیں کہ اس کی تاثیر اور افاضہ سے کوئی شخص مقام نبوت حاصل کر سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا پاک کلام قرآن مجید اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ افاضہ اور تاثیر جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا۔" (سورۃ نساء آیت ۷۰)

یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں گے وہ شرف و مرتبہ میں ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ہیں بلحاظ رفیق ہونے کے (ان کی رفاقت اعلیٰ قسم کی ہو گی جو شرف اور مرتبہ کے لحاظ سے ہوتی ہے نہ کہ ادنیٰ قسم کی ظاہری معیت) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور وہ کافی گواہ ہے۔

اس آیت میں ساتھ ہونے کا جو ذکر ہے اس سے مراد انعام پانے میں ساتھ ہونا ہے۔ پس آیت کا مفہوم یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت کی چاروں نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کو مل سکتی ہیں۔

اس آیت سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبیوں کو ختم کرنے یا بند کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے تھی کہ اس مہر کے لگنے سے انہیں نبوت ملے۔ خاتم النبیین تو یقیناً وہ مہر ہے جو اپنی تاثیرات قدسیہ کی رو سے ہزاروں لاکھوں آثار روحانیہ پیدا کرنے والی ہے

"صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم او بے شمار"

ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیسی بلند اور عظیم شان ہے کہ آپ کی مہر کی تاثیر اور افاضہ کے نتیجہ میں آپ کا سچا اور کامل پیرو بڑے سے بڑا روحانی انعام بھی حاصل کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایسی بے مثال شان ہے جس میں کوئی اور نبی شریک نہیں اور یہ وہ قوت قدسیہ ہے جو کسی نبی کو نہیں دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:۔

"وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ"
(سورۃ حدید آیت ۲۰)

یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر سچا ایمان لاتے رہے ہیں وہ خدا کے نزدیک حسب استعداد صدیق اور شہید کا درجہ پاتے رہے ہیں۔"

ان دونوں آیات (سورۃ نساء کی آیت اور سورۃ حدید کی آیت) کے الفاظ اور مفہوم میں جو نمایاں فرق پایا جاتا ہے وہ ہر عقلمند انسان کو اس بات کا یقین دلانے کے لئے کافی ہے کہ جہاں سابقہ نبیوں کے متبعین کے لئے ان کی پیروی سے صرف صدیق اور شہید بننے کا انعام کھلا تھا اور ان کا افاضہ صرف اسی حد تک ہی انہیں پہنچا سکتا تھا وہاں ہمارے سید و آقا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اتنا بلند ہے کہ آپ کی امت کے لئے آپ کی کامل اتباع اور کامل پیروی میں علیٰ قدر مراتب صدیق اور شہید کے انعاموں کے علاوہ نبوت کا انعام پانے کا دروازہ بھی کھلا ہے۔ کیونکہ آپ سے پہلے کے نبی صاحب خاتم نہیں تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو صاحب خاتم بنایا اور آپ کو افاضہ و تاثیر کے لئے وہ مہر دی جو کسی اور نبی کو نہ دی گئی۔ آپ ہی خاتم النبیین ہیں اور یہ آپ کی ہی شان ہے کہ آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ وہ قوت قدسیہ ہے جو صرف آپ ہی کو عطا کی گئی ہے۔

۵۔ شان زینت النبیین

اللہ تعالیٰ کے پاک کلام قرآن مجید کی یہ ایک عجیب شان ہے کہ وہ ذوالمعارف ہے اس کا ایک ایک ٹکڑا اور ایک ایک لفظ کئی کئی معانی رکھتا ہے اور ہر معنی سے ایک نئی شان پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ خاتم جس کے ایک معنی مہر کے تھے اور مہر کی رو سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پیدا ہوئی اس کا کسی قدر ذکر کر چکا ہوں۔

عربی زبان میں خاتم کے ایک معنی انگوٹھی کے بھی ہوتے ہیں (لسان العرب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل فی خاتم الحدید مالی اری علیک حلیۃ اھل النار۔ لانہ کان من زی الکفار الذین ھم اھل النار"

ایک آدمی جس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی حضور نے جب دیکھا تو اسے فرمایا کہ دوزخیوں کا زیور تم نے کیوں پہن رکھا ہے لوہے کی انگوٹھی پہننا تو کفار کا طریق ہے جو دوزخی ہیں۔

دوسری حدیث میں ہے:۔

"نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذھب و کان خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے مردوں کو منع فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ عربی زبان میں انگوٹھی کے لئے بھی خاتم کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور انگوٹھی کا استعمال زینت کے لئے ہوتا ہے۔ تفسیر البیان جلد ۲ صفحہ ۲۸۶ پر لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے لئے بطور انگوٹھی کے تھے جس سے وہ زینت حاصل کرتے تھے اور شیعوں کی تفسیر مجمع البحرین میں لکھا ہے کہ تاء کی زبر کے ساتھ خاتم النبیین کا جو لفظ ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے لئے زینت تھے۔ (مجمع البحرین زیر لفظ خاتم)

پھر حضرت امام زرقانی جو بارھویں صدی ہجری کے شروع میں گذرے ہیں، شرح مواہب اللدنیہ میں خاتم النبیین کے انہی معنی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"فمعناہ احسن الانبیاء خَلقاً و خُلقاً لانہ صلی اللہ علیہ وسلم جمال الانبیاء کالخاتم الذی یتجمل بہ۔" (جلد ۳ صفحہ ۱۶۳ مصری)

یعنی خاتم النبیین کے معنی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ظاہری اور روحانی بناوٹ اور اخلاق میں سب سے زیادہ حسین اور انبیاء میں سب سے بہتر تھے۔ آپ انبیاء کے لئے حسن کا موجب تھے۔ جس طرح انسان کے لئے انگوٹھی زینت و جمال کا موجب ہوتی ہے۔

اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ لفظ خاتم کے ایک معنی انگوٹھی کے بھی ہوتے ہیں اور چونکہ انگوٹھی زینت کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے خاتم النبیین کے معنی زینۃ النبیین یعنی ایسے وجود کے ہوں گے جو گویا جملہ انبیاء کے لئے موجب زینت ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک نعتیہ قصیدہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے آپ کی اس امتیازی شان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"از طفیل اوست نور ہر نبی
نام ہر مرسل بنام او جلی"

ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم شان ہے کہ آپ ہی کی وجہ سے تمام نبی عزت و احترام کے لحاظ سے منور ہوئے اور ان کا نام عزت و احترام سے لیا جانے لگا۔ ایک تو اس وجہ سے کہ اس پاک گروہ میں سے خود حضور کا وجود بھی شامل ہے جس پاک گروہ کے آپ جیسی عزت و ذی شان فرد ہیں وہ گروہ کم عظمت و شان کا مالک نہیں ہو سکتا۔ دوسرے ان انبیاء کے متعلق مذاہب سابقہ کی کتب اور روایات قدیمہ میں جس قسم کی باتیں منسوب کی گئیں ان سے ان کی عصمت و عفت اور عزت و احترام کو ایسا داغدار کر دیا گیا کہ ان کی موجودگی میں ان کو نبی تو کجا معاذ اللہ شریف انسان بھی سمجھنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ کسی نبی کی طرف بائبل میں جھوٹ منسوب کیا گیا اور کسی نبی پر دوسروں کی عورتوں کو ورغلانے کا الزام لگایا گیا ہے اور کسی کو شراب کا رسیا بنایا گیا (العیاذ باللہ) بائبل اور دیگر کتب سابقہ اور روایات قدیمہ سے خدا کے ان مقدس اور برگزیدہ بندوں کے متعلق ان تفصیلات کے پیش کرنے کا حوصلہ نہیں پڑتا اور طبیعت گرانی محسوس کرتی ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ زبان بیان یا قلم کے لکھنے سے بھی شرم محسوس ہوتی ہے مگر یہ امر واقع ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ روایات قدیمہ نے جو کسی زہر کی طرح مذاہب سابقہ کی کتب میں راہ پا گئیں خدا کے ان مقدس اور برگزیدہ انبیاء کو داغدار کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی لیکن یہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم النبیین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تھی کہ آپ نے ان سب کو پاک ومعصوم اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ صاحب فضیلت ہونے کا اعلان عام فرمایا۔

قرآن پاک میں ہے:۔

"تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ"

(سورہ بقرہ)

خدا کے یہ سب بندے اس کے رسول تھے اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر نیکی پاکدامنی، خدا ترسی اور قرب الٰہی میں فضیلت کا مقام رکھتے تھے۔ اسی طرح آپ نے ہر ایک نبی سے اس داغ کو دور کیا اور اس کی پاکیزگی اور راستبازی کا اعلان کر کے ایک خوبصورت حسین وجمیل شکل میں پیش کیا۔ حضرت ابراہیمؑ کے متعلق فرمایا کہ وہ صدیقاً نبیاً ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ وہ روح اللہ ہیں۔ حضرت موسیٰ کے متعلق فرمایا کہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ حضرت داؤد کے متعلق فرمایا کہ وہ اوّاب ہیں۔ حضرت یوسفؑ کے متعلق فرمایا من عبادنا المخلصین ہیں۔ الغرض ہر نبی کی عزت و احترام کو اجاگر کیا۔ اور سب الزامات سے انہیں پاک قرار دیا۔ آپ کی اتباع اور پیروی میں حضرت بانی احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب انبیاء کو اپنا بھائی بتایا اور انہیں معصوم قرار دیا اور ہدایت کی کہ ان سب رسولوں پر ایمان لانا ہر مسلمان کا فرض ہے اور اسے ایمانیات کا ایک ضروری حصہ قرار دیا۔ یہ واقعہ ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان انبیاء کی عظمت کا اعلان نہ کرتے اور ان کی پاکیزگی و عصمت کو بیان نہ فرماتے تو ان سب کی عزتیں مشتبہ تھیں لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کے وجود کو نبیوں کا خاتم نبیوں کی انگوٹھی قرار دیکر آپ کی اس عظیم المرتبت شان کو بتایا کہ آپ کا وجود دوسرے تمام انبیاء کے لئے موجب زینت اور شرف ہے۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کے پوتے ہدایت اللہ ناقص نے بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب کرام اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (سردار خان احمدی موہلن کے ضلع گوجرانوالہ)
- میرے دوست مکرم مظفر احمد صاحب فائنل ایئر ایم بی بی ایس کا امتحان دے رہے ہیں احباب جماعت سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست ہے۔
(غلام احمد میاں سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار لائل پور)
- خاکسار آجکل مالی اور بعض دوسری پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان پریشانیوں کو دور فرمائے۔ نیز ہم دونوں میاں بیوی کے والدین اور دوسرے عزیز و اقارب کو جلد احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔
(ملک اللہ بخش وکالت دیوان تحریک جدید۔ ربوہ)
- میری اہلیہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔ لائل پور مشن ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بہت کمزور ہو چکی ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
(قمر احمد۔ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الیمن وسطی۔ ربوہ)
- میری والدہ دو ماہ سے آنکھ کی درد میں مبتلا ہیں ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (بشیر احمد حلہ ادائی ضلع ملتان)
- میرا بھانجا عزیزی افضال احمد دو تین روز سے پیٹ درد اور بخار میں مبتلا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر اسے اس کی صحت و سلامتی اور درازی عمر سے نوازے۔ آمین
(شہناز ملک منگوڈیل ضلع سرگودھا)
- والدم محترم سید سلیم احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مرالہ ضلع سیالکوٹ ۵ فروری سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی کامل و عاجل شفاء کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(سلمی سید۔ واپڈا کالونی۔ مرالہ ضلع سیالکوٹ)
- خاکسار خود مختلف عوارض سے بیمار ہے اور خاکسار کے بچے بوجہ شدید بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں اپنی اور بچوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(محمد ارشد۔ کارکن دفتر ناظم تشخیص جائیداد۔ ربوہ)

انتخاب زعماء حلقہ جات

ایسی مجالس خدام الاحمدیہ جو مختلف حلقہ جات میں منقسم ہیں ان کے قائدین سے درخواست ہے کہ زعماء حلقہ جات کے انتخابات فوری کروا کر رپورٹ منظوری کے لئے مرکز ارسال فرمادیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت استاد

طبیہ کالج ربوہ کے لئے ایک استاد کی فوری ضرورت ہے جو کسی منظور شدہ طبیہ کالج کے باقاعدہ سند یافتہ ہوں اور یونانی بورڈ میں درجہ اوّل میں رجسٹرڈ ہوں جو طب کے جدید و قدیم مضامین پڑھا سکتے ہوں۔ تدریسی تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواستیں بمعہ اسناد مع تصدیق امیر صاحب جماعت مقامی یکم مارچ ۱۹۷۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۱ فروری کو بوقت دس بجے صبح مکرم کیپٹن وہاب الدین صاحب (ریٹائرڈ) چک نمبر 19-A/M.L میانوالی میں وفات پا گئے۔ اگلے روز بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(بشیر الدین سیٹلائٹ ٹاؤن ۲۹۷ ڈی۔ راولپنڈی)

افتتاحی اجلاس کیمسٹری سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

کیمسٹری سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کا افتتاحی اجلاس مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۷۲ء بروز اتوار کیمسٹری تھیٹر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوئی جس کے بعد پروفیسر انچارج ڈاکٹر سلطان محمود شاہد نے صدر سوسائٹی منیر الدین سیال بی۔ ایس۔ سی (سال دوم) کا تعارف کروایا۔ پھر صدر سوسائٹی نے اپنے دوسرے عہدیداران کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی پرنسپل چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے نے سائنس اور اسلام کے موضوع پر اور صدر سوسائٹی نے کیمسٹری کی اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا جس پر یہ اہم تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(تحسین الرحمن رانا بی۔ ایس۔ سی سال دوئم نائب صدر کیمسٹری سوسائٹی)

پتہ درکار ہے

مکرم شیخ سعید احمد صاحب ادریسی ولد مکرم شیخ فتح علی صاحب وصیت نمبر ۱۵۴۶۱ سابق سکونت حیدر آباد سندھ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر موصی خود اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

ھُوَ الشَّافِی
بواسیر کی حیرت انگیز دوا
پائلز کیور PILESCURE
صرف پہلے دو کیپسولز سے فوری آرام۔ چار کیپسولز کے مکمل کورس سے بیماری ختم۔
قیمت مکمل کورس ۱۰/- بذریعہ خط مفید لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ ماہانہ کارگزاری اپنی اولین فرصت میں ارسال فرمائیں

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

مزید ایک لاکھ روپے جمع کرنے کی خصوصی تحریک

حضور پُرنور کے ارشاد فرمودہ خطبۂ جمعہ مورخہ ۱۸ صلح ۱۳۵۳ ہش بمطابق ۱۸ جنوری ۱۹۷۴ء (شائع شدہ اخبار الفضل مورخہ ۲۷ صلح ۱۳۵۳ ہش / ۲۷ جنوری ۱۹۷۴ء) سے احباب جماعت بالخصوص متعلقہ عہدیداران جماعت کو علم ہو چکا ہو گا کہ "وقفِ جدید" کا ۱۷واں اور "دفتر اطفال وقفِ جدید" کا نواں سال یکم صلح ۱۳۵۳ ہش / یکم جنوری ۱۹۷۴ء سے شروع ہو چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ محولہ بالا میں جماعت کو علاقہ نگر پارکر میں اشاعتِ اسلام کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اور اِس کام کو کما حقّہٗ سرانجام دینے کے لئے آئندہ سال عمومی بجٹ سے زائد ایک لاکھ روپے اکٹھا کرنے اور مزید واقفین مہیا کرنے کا خصوصی ارشاد فرمایا ہے۔ حضور کے مذکورہ ارشاد کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے کام کی وسعت کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :-

"وقفِ جدید کے نظام کے ماتحت بعض ایسے علاقوں میں بھی اسلام کو پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے جہاں ہندو بستے ہیں۔ یہ تو ایک حقیر سی کوشش ہے لیکن اِس کے مقابلہ میں جو حقیر سی کوشش کی قبولیت کی علامات ہیں وہ یہ ہیں کہ اس علاقہ کے ہندوؤں کی توجہ بڑی شدّت کے ساتھ اسلام کی طرف ہو رہی ہے۔"

وقفِ جدید کی مذکورہ وسعت کے پیشِ نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کی توجہ وقفِ جدید کے نئے تقاضوں کی طرف منعطف کراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :-

"پس اُس جگہ کام میں اضافہ ہونا چاہیئے جس کے لئے پیسے کی بھی ضرورت ہے اور جس کے لئے مخلصین معلمین واقفینِ زندگی کی بھی ضرورت ہے جو وقفِ جدید میں کام کرنے والے ہوں۔ کام میں وسعت پیدا ہو رہی ہے اور نتائج میں برکت پیدا ہو رہی ہے اِس لئے ہمارے نوجوان اور وہ لوگ جو ہمّت اور عزم کے لحاظ سے جوان ہیں انہیں آگے آنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کے کاموں کے بوجھ کو اپنے کندھوں پر اُٹھانا چاہیئے۔"

علاقہ نگر پارکر میں اشاعتِ اسلام کے زائد اخراجات کو پورا کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید ارشاد فرمایا کہ :-

"مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت ہمّت کرے اور اِس سال یعنی سالِ رواں میں جو یکم جنوری سے شروع ہوا ہے جس کا اِس وقت مَیں اعلان کر رہا ہوں ایک لاکھ روپے مزید دے دے اور وقفِ جدید کو مَیں کہوں گا کہ جو آپ کی زائد آمدنی ہو اُسے اُس علاقہ میں خرچ کریں جہاں ہندو مسلمان ہو رہے ہیں تو آپ کے لئے بڑی برکت کا باعث ہے اور اسلام کے لئے بڑی خوشی کا باعث ہے۔"

بالآخر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا فرمائی کہ :-

"خدا کرے کہ ہمیں اُس کی راہ میں اِس مَد (ہندوؤں میں اشاعتِ اسلام) میں بھی خرچ کرنے کی توفیق ملے اور خدا کرے کہ ہماری یہ حقیر کوشش اُس کے حضور قبول ہو اور خدا کرے کہ اس کے نتائج بہت ہی شاندار نکل آئیں اُس سے زیادہ شاندار جتنی ہماری قربانیاں ہیں جیسا کہ ہمارے ساتھ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک رہا ہے۔"

احبابِ جماعت اور متعلقہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے اور اپنی جماعتوں کے وعدہ جات گذشتہ سال سے نمایاں اضافہ جات کے ساتھ دفتر وقفِ جدید میں بھجوا کر ممنون فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ وعدہ جات بھجواتے وقت حضور کی سالِ رواں کے لئے ایک لاکھ روپے زائد ادا کئے جانے کی تحریک کو بہر صورت پیشِ نظر رکھا جائے۔ بالخصوص جماعت کے مخلصین اور ذی ثروت احباب جو غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم کے لئے ہر قربانی کے موقع پر پیش پیش رہتے ہیں انہیں حضور کی اِس نہایت ہی بابرکت اور مُبارک فوری تحریک پر بھی لبّیک کہنا چاہیئے۔

جماعت کے اطفال، ناصرات اور کم عمر بچّوں کے لئے بھی حضور نے ابتدائی طور پر پچاس ہزار کا ٹارگٹ (TARGET) مقرر فرمایا ہے انہیں اپنے وعدوں اور ادائیگی کا معیار بلند کر کے حضور کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ (TARGET) کو امسال پورا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اِس کی توفیق بخشے۔ آمین

امید ہے کہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک سو فیصدی وعدہ جات مرکز میں پہنچ جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

ہفت روزہ المصلح کراچی کی توسیع اشاعت کی تحریک

جماعتِ احمدیہ کراچی کی طرف سے ہفت روزہ المصلح باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اس میں نہایت مفید دینی، اخلاقی، تربیتی اور تمدّنی اصلاح کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں اور احمدیت پر اعتراضات کے جوابات دئے جاتے ہیں۔ احباب سے گذارش ہے کہ وہ خود بھی اسکے خریدار بنیں اور دوسرے احباب کو بھی اس کی خریداری کے لئے متوجہ فرماویں۔ نیز اگر کسی اخبار یا رسالہ میں احمدیت پر اعتراضات نظر سے گذریں تو اس کا تراشہ ہمیں بھجوا دیا کریں تا کہ المصلح میں اس کا مناسب جواب دیا جا سکے۔

(ملک سعید احمد نگران "المصلح" احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳)

نمایاں کامیابی

(۱) عزیزم چوہدری عبدالسمیع ابن مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر ضلع ملتان B.D.S. کے تھرڈ پروفیشنل امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اوّل آئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(خاکسار چوہدری عبدالرحیم احمد۔ گھنٹہ گھر ملتان شہر)

(۲) ۲ فروری کو حضرت امام حسینؓ کی عظیم قربانی کے موضوع پر پاکستان یوتھ آرگنائزیشن کے زیرِ اہتمام پاکستان نیشنل سنٹر راولپنڈی میں ایک تقریری مقابلہ مقامی سکولوں اور کالجوں کے طلباء کے درمیان ہوا۔ صدارت کے فرائض جاوید حکیم قریشی صاحب رکن صوبائی اسمبلی نے سرانجام دئے۔ اس مقابلہ میں خاکسار کا لڑکا عزیز سفیر احمد ناصر متعلم جماعت ہفتم گورنمنٹ ہائی سکول راولپنڈی سوم قرار پایا۔ عزیزم سفیر احمد اِس سے قبل بھی کئی انعامات حاصل کر چکا ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

(نصیر احمد ناصر ایم۔ اے۔ مربّی سلسلہ احمدیہ۔ گجرات)

درخواستِ دُعا

میرے بڑے بھائی جان چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد مینیجر احمد آباد اسٹیٹ جن پر کچھ عرصہ پہلے دل کی تکلیف کا حملہ ہوا تھا سول ہسپتال کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(لئیق احمد طاہر احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر)

(۲) میری والدہ اور والد عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد صدیق میرپور (آزاد کشمیر))

(۳) میرے چچا زاد بھائی مظفر احمد صاحب آف محمود آباد فارم (سندھ) بعارضہ نمونیہ بہت بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(غلام نبی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ریڈیو ٹیلیویژن کورس نیو کیمپس ربوہ: کلاسیں ۱۶ فروری